بسم اللہ الرحمن الرحیم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ الفضل قادیان
یوم چہارشنبہ
جلد ۳۴ | ۱۸ ماہ فتح ۱۳۲۵ ھش | ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۶ ھ | ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اب درد نقرس سے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بندش پیشاب کی شکایت بدستور ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو مذہب اور اچھوت

مورخہ [illegible] دسمبر کو جگ جیون رام صاحب لیبر ممبر نے ڈی پرسڈ کلاسز لیگ کانفرنس جس میں آئین ساز اسمبلی کے ممبران کی بڑی جماعت حاضر تھی اور جو گاندھی گراؤنڈس دہلی میں منعقد ہوئی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہم ہندو ہیں اور ہم میں سے جو ہندو مذہب سے باہر نکلنا چاہتے ہیں۔ وہ بزدل ہیں۔"

رپورٹ ہے کہ جب مسٹر جگ جیون رام صاحب کانفرنس میں تقریر کرنے کے لئے آئے۔ تو سامعین میں سے ایک گروہ نے "ڈاکٹر امبیدکر زندہ باد" اور "جے بھیم" کے نعرے لگائے۔ اور بڑی گڑبڑ مچی۔ لیکن جلد ہی پولیس کے ذریعہ نظم قائم کر دیا گیا۔ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر جگ جیون نے بیان کیا۔ کہ

"ہندو مذہب کی تاریخ کو دہرانا اور اس امر کا کھوج لگانا فضول ہے۔ کہ ہندوستان میں "ذات پات" کے رواج نے جو ہزاروں سال سے چلا آ رہا ہے ۔۔۔ ہوتے آخر کار ہندو مذہب کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن گیا ہے۔ کس طرح نشو و نما پائی۔ ہم ایسے افراد کے درمیان ہیں جو پیچھے مڑ کر ماضی کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ مستقبل پر نگاہ رکھتے ہیں۔ ہمیں پورا وثوق ہے کہ ہم اپنی ذاتی قوت اور طاقت کے سہارے پر اٹھیں گے۔ اور اپنے راستے سے تمام رکاوٹوں کو ہٹا دینگے۔"

اس کے بعد آپ نے ہندوؤں کو فہمائش کی۔ کہ "ان کو چاہیے کہ پست جماعتوں کے ساتھ اپنے جیسے دوسرے ہندوؤں کا سا سلوک کریں۔ اور انہیں ہندوؤں کے سے تمام حقوق دیں ۔۔۔ اگر حالات اسی طرح باقی رہے۔ جیسا کہ ہیں تو اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ آئندہ سو سال میں ہندو مذہب میں کوئی نیچ جاتی اقوام کا فرد نہیں رہے گا۔"

اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ کہ سامعین میں سے ایک گروہ نے مخالفانہ نعرے بلند کئے۔ اور ایسی گڑبڑ پیدا ہوئی کہ خاموشی کی فضا پیدا کرنے کے لئے پولیس کی امداد لینی پڑی۔ خود تقریر ہی کو دیکھا جائے تو اس سے جو احساس کمتری اور بے چارگی کا اظہار ہوتا ہے۔ اتنا واضح ہے۔ کہ اس پر کسی تنقید کی حاجت نہیں ہے۔ صاحب تقریر کا یہ کہنا کہ ہم ہندو ہیں۔ اور ہم میں سے جو ہندو مذہب سے باہر نکلنا چاہتے ہیں وہ بزدل ہیں۔" ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی تردید خود آپ نے اپنی تقریر ہی سے کر دی ہے۔ وہ کونسا ہندو مذہب ہے جس سے نکلنے والوں کو آپ بزدلی کا خطاب دے رہے ہیں۔ وہی جس کے متعلق آپ کا ارشاد ہے۔ کہ "اگر حالات اسی طرح باقی رہے۔ جیسا کہ اب موجود ہیں

تو اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ آئندہ سو سال میں ہندو مذہب میں کوئی نیچ جاتی اقوام کا فرد نہیں رہے گا۔" لیکن غرض ہے۔ کہ آپ نے جو سو سال کی مدت کی شرط لگائی ہے۔ وہ شائد موجودہ حالات کے رجحان کے خیال سے تو بہت زیادہ ہے لیکن اگر ہندو مذہب کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو بہت ہی کم ہے اور شائد آپ اسی لئے غمناک ماضی کی یاد کو دلوں سے بھلانا چاہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ کئی ہزار سال سے اچھوت بے چارے اچھوت ہی چلے آ رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ جب تک اونچ جاتی ہندو اس ملک کے اقتصادی، سیاسی، تمدنی فضاؤں پر چھائے رہیں گے۔ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ پست اقوام کبھی اٹھ سکیں اور دوسروں کے دوش بدوش کھڑے ہو کر ملکی کاموں میں حصہ لے سکیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ ہم اپنی ذاتی طاقت کے سہارے پر اٹھیں گے۔ اور اپنے راستہ سے تمام طاقتوں کو ہٹا دینگے"۔ اس وقت تک کبھی بھی عملی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جب تک آپ اور آپ کے ہم خیال پست اقوام کے افراد ایسی طاقتوں پر بھروسہ رکھیں گے۔ جنہوں نے صدیوں تک نسل انسانی کی ایک بہت بڑی جماعت کو ایسی پستیوں میں اتار دئے رکھا۔ کہ اب خود ان کو بھی اپنے انسان ہونے پر شک و شبہ ہے۔ یہ ایک نفسیاتی سوال ہے۔ کہ مقابلہ ہے تو ایک ایسی جماعت سے کہ جو

صدیوں سے اپنے آپ کو فوق الانسان سمجھتی آئی ہے۔ اور اپنے ہمسایوں کو انسان سے بھی بلکہ حیوانات سے بھی کم درجہ پر رکھنے کی عادی ہے۔ جب تک کوئی انوکھا انقلاب عظیم بپا نہ ہو۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ محض چند تقریروں یا چند گاندھی جیسی ہستیوں کے عملی اقدام سے ہی وہ معجزہ ہو جائے گا جس کی امید مسٹر جگ جیون رام صاحب کو ہے۔ پھر یہ بھی قابل غور امر ہے کہ ہندو مذہب جس کی بنیاد منو جی کی دھرم شاستر پر ہے۔ اگر وہی ہندو مذہب ہے جس سے نکلنے والوں کو آپ بزدلی کا مرتکب سمجھتے ہیں تو اس مذہب میں رہتے ہوئے وہ کس طرح اونچ جاتی ہندو کی برابری کا دم بھر سکتے ہیں۔ ہندو مذہب کا تصور جات پات کی تفریق کے بغیر ایسا ہی ناممکن ہے۔ جس طرح شکر کا شیرینی اور نمک کا نمکینی کے بغیر۔ یہ اپنے آپ کو صریح دھوکہ دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر ایک دو ہزار انسانوں کی بات ہوتی تو خیر مضائقہ نہ تھا۔ مگر کیا یہ بات قابل افسوس اور باعث رنج نہیں ہے کہ کروڑوں کروڑ انسان جو ایک ہی ملک میں ایک ہی زمین پر اور ایک ہی آسمان تلے رہتے ہوئے انسانیت سے اس حد تک گرا دئے جائیں کہ گائے بھینس بھیڑ بکریاں بھی کہیں اس سے بہتر سمجھی جائیں ایسے انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کو اب پھر دوبارہ اس قوم کے رحم پر چھوڑ دیا جائے جس نے انکی حالت اس نوبت تک پہنچائی ہے۔

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

آخر لالہ صاحب کو اب وہ کیا نئے حالات معلوم ہوئے ہیں کہ جن سے یہ یقین ہو سکتا ہے۔ کہ کانگرس جس کے کرتا دھرتا اونچ جاتی ہندو ہی ہیں۔ جب ملک میں برسر اقتدار آجائیگی۔ تو وہ ان بدنصیب لوگوں کے لئے کوئی ایسی کراماتی تجویزیں نکالے گی۔ جس سے وہ دوسرے ہندوؤں کے دوش بدوش ہند روں۔ سکولوں اور دوسری پبلک جگہوں میں کھڑے ہو سکیں گے۔ اگر آپ کو اپنے آپ پر یقین ہوتا۔ یا اپنی تقریر پر خود ایمان ہوتا۔ تو وہ آخر میں وہ الفاظ نہ فرماتے۔ جو انہوں نے ہندوؤں کو فہمائش کے طور پر کہے ہیں۔ یہ الفاظ ہی آپ کے اندرونِ ضمیر کی خود بخود پردہ دری کر رہے ہیں۔ آپ کو خود اپنی باتوں پر یقین نہیں ہے۔ ایسی تقریروں سے اب وہ سیلاب نہیں رک سکتا۔ جو ہندوستان کی پست اقوام میں رونما ہو چکا ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے شاید ایسی باتوں سے کچھ لوگ فائدہ اٹھالیں تو اٹھالیں۔ مگر ہمیشہ تک نہ تو یہ فریب دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ کھایا جا سکتا ہے۔

زنانہ صنعتی نمائش زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امسال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ جس میں مستورات کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہر قسم کی چیزیں رکھی جائیں گی۔ اور اس کے علاوہ قادیان کی مصنوعات بھی۔ نمائش ۲۶، ۲۷، اور ۲۸ دسمبر تینوں دن ٹھیک صبح نو بجے کھلے گی۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ خود بھی نمائش دیکھیں۔ دوسروں کو بھی ساتھ لا کر دکھائیں۔ اور ارزاں قیمت پر اپنی پسند کی چیزیں حاصل کریں۔ نمائش گاہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ قیمت ۱ر ہوگی۔ دامۃ العزیز منتظمہ نمائش

جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ لیکچر

مورخہ $\frac{12}{6}$ ۴۶ء بروز جمعرات ۱۲ بجے دوپہر کو جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ لیکچر "ہندوستان کی سیاست کا جائزہ" کے موضوع پر مکرم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے فرمائیں گے۔ احباب شمولیت فرما کر فائدہ حاصل کریں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۶ ماہ فتح۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔:- فرمایا:-

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپ لوگوں کو تحریک کی تھی۔ کہ قادیان کے مضافات میں تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف کریں۔ اس پر جن لوگوں نے اپنے اوقات وقف کئے۔ ان کی تعداد اتنی تو نہیں۔ جتنی چاہیئے تھی۔ تاہم اس قدر ہے۔ جس سے تیس پینتیس افراد ماہوار دیہات میں جا سکتے ہیں۔ مگر ان میں سے بھی بہت سے لوگوں نے وعدے پورے کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔ بے شک اس راہ میں بہت سی مشکلات ہیں۔ مگر یہ مشکلات پہلوں کے لئے بھی تھیں۔ آج بے شک کاروبار کو نقصان پہنچنے کی شکل درپیش ہے۔ مگر یہ مشکل پہلے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ اور دین کے کام میں مشغولیت کی وجہ سے ان کی تجارت کو بھی نقصان پہنچتا تھا۔ مگر انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اور رسول سے جو عہد کیا تھا۔ اسے پورا کر دکھایا۔ دنیاوی روکیں ان کی راہ میں حائل نہ ہو سکیں۔ اور کاروبار کا عذر ان کو خدمتِ دین سے محروم نہ رکھ سکا۔ حالانکہ انہیں تم سے زیادہ اپنے اوقات صرف کرنے پڑتے تھے۔ اور ان کے کاروبار کو زیادہ نقصان پہنچتا تھا۔ ہجرت سے قبل تو صحابہ اس طرح دشمن کے نرغے میں آئے ہوئے تھے۔ کہ مظالم برداشت کرنے سے انہیں فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ وہ ہر وقت مار پیٹ کا نشانہ بنے رہتے تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ پہنچ کر جب کفار کے مظالم سے چھٹکارا ہوا۔ تو سارا عرب ان کے خلاف اُمڈ آیا۔ اور ان کو مجبوراً میدان جنگ میں آنا پڑا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت تنو کے قریب صحابہ کو دشمن کی خبریں لانے کے لئے ارد گرد علاقہ میں پھیلائے رکھتے جس میں وہ سال بھر مشغول رہتے تھے۔ میرا اندازہ ہے کہ سال میں چھ ماہ ان کے اسی طرح جنگوں میں صرف ہو جاتے تھے۔ وہ طوعاً ایسا نہ کرتے تھے۔ بلکہ دشمن ان کو مجبور کر کے جنگ کے میدان میں گھسیٹ لاتا تھا۔ ان کے صرف اوقات ہی ضائع نہ ہوتے تھے۔ بلکہ اس کے ساتھ انہیں اپنی جانیں بھی خطرہ میں ڈالنی پڑتی تھیں۔ اور پھر صرف جانوں کو خطرہ میں ڈال دینے پر ہی اکتفا نہ تھا۔ بلکہ جنگ کے مصارف بھی خود ہی برداشت کرنے پڑتے تھے۔

اس کے برعکس تمہارے لئے نہ ہی تبلیغ میں وہ مشکلات ہیں اور نہ ہی جان کا وہ خطرہ دشمن بے شک مخالفت کرتا ہے۔ مگر اسکی مخالفت زیادہ تر گالیوں تک ہی محدود ہے۔ لیکن اگر مخالفت بھی ہو۔ اور دشمن مار پیٹ سے بھی گریز نہ کرے۔ تو کیا دین کے کام کو چھوڑ دیا جائیگا۔ قربانی کے بغیر ثواب نہیں ملتا۔ جس قدر زیادہ مشکلات ہوں گی۔ اسی قدر زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔ گالیوں کے تو ہم عادی ہو چکے ہیں۔ ان کا ہم پر اثر نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ گالیوں سے مومن موٹا ہوتا ہے۔ نیز گالیاں انبیاء کی جماعتوں کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ پس گالیوں کی وجہ سے دین کے کام میں غفلت دکھانا دانشمندی نہیں ہے۔ ہماری جماعت کو قائم ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر ہم ابھی تک ضلع گورداسپور کو بھی صاف نہیں کر سکے۔ اگر اس طرف توجہ کی جاتی۔ تو آج سارا ضلع احمدی ہو چکا ہوتا۔ اور آئے دن احرار جلسے اور جلوس نکال کر ہمارے خلاف جو گند اچھالتے رہتے ہیں۔ اسکی نوبت نہ آتی۔ اور ہم گورداسپور کے بعد دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کرتے۔ اور اس وقت تک جماعت کو کافی وجاہت اور عظمت حاصل ہو چکی ہوتی۔ اور ہمارا قدم ہندوستان میں بہت مضبوط ہوتا۔ اور دشمن بھی ہماری طاقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہوتا۔

آج ہماری مخالفت صرف افراد تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ حکومتیں بھی ہمارے راستہ میں رکاوٹیں ڈال رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں افریقہ سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کی حکومت تبلیغ کے راستہ میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ اور خواہ مخواہ احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنا رہی ہے۔

ان حالات میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر اس وقت بھی جماعت نے توجہ نہ کی تو اس کے نتائج ان کے لئے نہایت خطرناک ہونگے۔ آج کسی قوم کی طاقت اسکی تعداد اور ووٹوں پر منحصر ہے۔ اگر ہم نے اپنی طاقت بڑھانے کی کوشش نہ کی۔ تو ہندوستان میں ہمارا رہنا مشکل ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کامیابی کے لئے راستے کھول دیئے ہیں۔ اور متواتر پچاس سال سے وہ ہندوستان کی آزادی کو پیچھے ڈال رہا ہے۔ اس میں یہی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس کا ارادہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تیار ہو۔ تو اس کے حوالے کرے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ لوگ بیدار ہی نہیں ہوتے۔ اور یہ غفلت کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ بلکہ علم اور عمل اور ایمان پر منحصر ہے۔ [illegible]

عہدہ داران انصار اللہ جماعت احمدیہ کا جنرل اجلاس اور اس کے متعلق ضروری ہدایات

انصار اللہ جماعت احمدیہ کا جنرل اجلاس ۲۵ - ۲۶ دسمبر کی درمیانی شب بوقت ۷ بجے شب مسجد اقصیٰ میں ہونا قرار پایا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس اجلاس میں قادیان کے مقامی انصار کے زعماء و عہدہ داروں کے علاوہ بیرونجات سے آئے ہوئے زعماء۔ عہدہ داران مجلس انصار اللہ کی شرکت بھی ضروری ہے۔

اگر کسی مجلس انصار اللہ کے زعیم صاحب بوجہ اپنی کسی معذوری کے سالانہ جلسہ پر آنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔ تو پھر اپنی بجائے مقامی مجلس انصار اللہ کی طرف سے باقاعدہ نمائندہ منتخب کرا کر جنرل اجلاس کے لئے قادیان بھجوایا جائے۔

اگر کسی مجلس کا زعیم خود یا اس کا کوئی نمائندہ بھی جنرل اجلاس میں بلا کسی عذر معقول کے (جسکی اطلاع پہلے سے مرکزیہ دفتر انصار اللہ میں بھجوانی ہوگی) شرکت نہ کریگا۔ اور اسی مجلس کے عہدہ دار شامل نہ ہوں گے۔ تو اس مجلس کے زعیم صاحب اور مجلس کو مرکز کے آگے جواب دہ ہونا پڑیگا۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر غیر مبایعین کی "حلف مطلوبہ" اٹھانے پر آمادگی کی حقیقت

کیا مولوی محمد علی صاحب موت کا پیالہ پینے کو تیار ہیں؟

ہمارے مخلص بھائی سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی ذات سے احباب بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے فروری ۱۹۴۲ء میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے جب وہ سکندرآباد تشریف لے گئے تھے۔ ایک حلف کا مطالبہ کیا تھا۔ اور اعلان کیا تھا۔ کہ اگر امیر غیر مبایعین حلف مطلوبہ علیٰ رؤس الاشہاد اٹھائیں۔ تو ان کو فوراً دو ہزار کی رقم دے دی جائے گی۔ اور اس حلف کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر عبرتناک سزا نہ ملنے پر مزید دس ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

لیکن امیر غیر مبایعین نے اس حلف سے پہلوتہی کی۔ سیٹھ صاحب موصوف نے یہ چیلنج قائم رکھا۔ اور اس کا اعلان اخبار الفضل میں کرواتے رہے۔ اور انعامی رقم بارہ ہزار روپے کی بجائے پچیس ہزار روپے کردی۔ سیٹھ صاحب موصوف نے جن الفاظ میں حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ فرقان اپریل ۱۹۴۲ء میں طبع کروا دیئے گئے۔ اس کے بعد وہی عبارت ایک علیحدہ ٹریکٹ میں شائع کروادی گئی۔

وہ الفاظ جن میں حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ حسب ذیل ہیں:-

"میں محمد علی پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کو چودھویں صدی کا ربانی مجدد مسیح موعود مانتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام کہتا ہو شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعتِ اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی وہ اگر اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پاکر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ بھی میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے۔

دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے تو وہ ہرگز کافر نہیں ہوسکتا۔ یہی عقائد مسیح موعود کے تھے۔ اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح الثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقائد سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہوسکتے۔ بلکہ میرے ہی عقائد صحیح ہیں اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح راہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں۔ تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں۔ تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ میں حق پر نہ تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین۔"

یہ وہ حلف مطلوبہ کے الفاظ ہیں۔ جو سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی طرف سے ایک ٹریکٹ میں اور فرقان ماہ اپریل ۱۹۴۲ء میں شائع کئے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس حلف سے پہلوتہی کی۔ جب ان کے بعض مریدوں نے انہیں مبایعین کے شدید مطالبہ کی بناء پر دق کیا۔ اور پوچھا۔ کہ آپ حلف مطلوبہ کیوں نہیں اٹھاتے تو انہوں نے نہایت سوچ بچار کے بعد ایک ایسی تجویز نکال لی۔ جس سے "سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔" یعنی یہ کہ لوگوں کو اس کے ذریعہ سے دھوکا بھی دیا جاسکے کہ انہوں نے حلف مطلوبہ اٹھا لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھی بچ جائیں۔ اور وہ اس طرح کہ بجائے اس کے سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے شائع کردہ الفاظ میں قسم اٹھائیں۔ انہوں نے ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۴ء کے پیغام صلح میں الفضل کے ایک مجمل انعامی اعلان کی آڑ لیکر یہ اعلان کیا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھانے کو تیار ہیں:-

"میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔"

امیر غیر مبایعین کے اس اعلان پر سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے مطالبہ کیا کہ یہ کیا حلف ہے۔ ان کا مطالبہ تو مؤکد بعذاب قسم کھانے کا ہے۔ جو کہ شائع ہو چکی ہے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے حسب ذیل اعلان ۱۲ر دسمبر کے پیغام صلح میں کیا ہے:-

"میں محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں۔ مگر نبی نہیں۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔"

اے خدا اگر میں نے تیرا نام لیکر اس قسم کے کھانے میں جھوٹ بولا ہے۔ تو تو اپنی طرف سے ایسی عبرتناک سزا مجھ پر بھیج۔ جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔"

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جناب سیٹھ صاحب موصوف نے مولوی محمد علی صاحب سے جس حلف کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سے مولوی محمد علی صاحب پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے جو حلف کے الفاظ شائع کئے ہیں۔ اس سے وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ جو سیٹھ صاحب کے شائع کردہ الفاظ سے مقصود ہے۔ اس میں کس کو شک ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا ۱۹۱۴ء سے اب تک یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں۔ اور یہ کہ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ پس اگر وہ اس میں قسم کھائیں۔ تو حق بجانب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بری ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قسم کھانے میں جھوٹ نہیں بولا۔ الغرض مولوی محمد علی صاحب نے جو الفاظ قسم کے لئے تجویز فرمائے ہیں۔ وہ قطعاً اس مقصد کو پورا نہیں کرتے جس کا سیٹھ صاحب موصوف کا منشا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کا حلف ایک واقعہ کا اظہار ہے۔ اور ان الفاظ میں قسم کھانا ہرگز سیٹھ صاحب کا مطلوبہ حلف نہیں ہے۔ اور نہ ان کو زیر الزام لاسکتا ہے۔

پس اگر واقعی مولوی محمد علی صاحب کا ارادہ ہو۔ کہ دنیا پر حقیقت ظاہر ہو جاوے۔ تو انہیں سیٹھ صاحب کا شائع کردہ حلف اپنے جلسہ پر اٹھانا چاہیئے۔ اور اس سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر اس سے پہلوتہی کرکے لوگوں کو دھوکہ ہی دینا ہے۔ تو پھر بے شک یہی کہہ دیں۔ کہ میں مدتوں سے حلف اٹھا چکا ہوں۔ اب مجھ سے کیا مطالبہ کرتے ہو۔ ہم خوب سمجھتے ہیں۔ کہ امیر غیر مبایعین سیٹھ صاحب کے شائع کردہ حلف کو اپنے لئے موت کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اور اس موت کے پیالہ کو ٹلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور اس کو پینے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ خواہ ان کا کوئی مرید کس قدر بھی طعنے دے۔ ہاں وہ ایسا طریق ہی ہمیشہ سوچیں گے۔ جس سے دنیا کو یہ بھی کہا جاسکے۔ کہ انہوں نے مطلوبہ حلف اٹھا لیا ہے۔ اور پھر ان کی جان بھی بچ جائے۔

(خاکسار نور الحق واقف زندگی)

پہرہ داروں کی ضرورت

خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے پہرہ کے لئے چند ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو خوب مضبوط و توانا ہوں۔ اور بوقت ضرورت دوڑ دھوپ کا کام کرسکتے ہوں۔ فوج یا پولیس سے فارغ شدہ نوجوانوں کو ترجیح دی جائیگی۔ خواندہ ہونا ضروری نہیں۔ تنخواہ معہ جنگ الاؤنس ۲۹/- روپے ماہوار ہوگی۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کمیونزم کے اصول قابل عمل ہیں؟

اسلام انسان کی تمام روحانی۔ اخلاقی تمدنی۔ سیاسی اور اقتصادی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ لیڈروں اور مدبروں کے بنائے ہوئے قوانین ناقص ثابت ہو رہے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کے بیان فرمودہ اصول آج بھی اسی طرح مکمل اور قابل عمل ہیں۔ جس طرح پہلے تھے۔ دنیا جن اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہے۔ وہ کسی باخبر انسان سے پوشیدہ نہیں۔ ہر قسم کے سامانوں کی فراوانی کے باوجود بہت سے لوگ معمولی معمولی ضروریات زندگی سے بھی محروم ہیں۔ ان تکالیف کو دیکھ کر کوئی بھی احساس رکھنے والا دل بے چین ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ ماہرین اقتصادیات نے ان مصائب کی روک تھام کے لئے اپنے اپنے علم کے مطابق مختلف تجاویز لوگوں کے سامنے رکھی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ جاذب توجہ مارکس اور اینجلز کے اصول ہیں۔ جن کو لینن نے سب سے پہلے سرزمین روس میں آزمایا۔ اور جو اس وقت بالشوزم یا کمیونزم کے نام سے مشہور ہیں۔ کمیونزم کا پہلا اور سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو جو کام کرنے کے قابل ہو۔ لازماً کام کرنا چاہیئے۔ اور جو بیکار رہتا ہے وہ روٹی کا مستحق نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قانون سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بات یہیں تک رہتی تو بہت مناسب تھا۔ لیکن اس پر یہ اضافہ بھی کیا گیا ہے کہ "ہر شخص سے اس کی طاقت کے مطابق کام لیا جائے۔ اور جتنی اسے ضرورت ہو دیا جائے"

مارکس۔ اینجلز۔ مارکسزم صفحہ ۱۸۲

مندرجہ بالا اصول بادی النظر میں درست اور قابل عمل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑے سے تدبر کے بعد اس میں بہت سی خامیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ اگر سوویٹ روس کی عملی حالت بھی زیر نظر رہے۔ تو ہر شخص پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے۔ کہ مارکس کے اصول کو روس سے اتنا ہی تعلق ہے۔ جتنا ایک مردہ کو اپنے مدفن سے۔

"ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے" یہ الفاظ بہت خوبصورت ہیں۔ لیکن ان کی تہ میں کچھ بھی نہیں۔ میں نے کئی کمیونسٹوں سے "ضرورت" کی تعین کرانی چاہی۔ لیکن کسی نے اس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ کیونکہ اگر ایک شخص کو دو پیسے کے چنے اور ایک لنگوٹ دیدی جائے۔ تو اس سے بھی اس کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور دوسرے کو ساری دنیا کی حکومت اور دولت بھی اگر سونپ دی جائے تو ممکن ہے وہ پھر بھی کچھ ضرورت محسوس کرے انسان کی حالت کچھ اس قسم کی ہے کہ اگر وہ قناعت اختیار کرے۔ تو اس کی ضروریات بالکل گنتی کی رہ جاتی ہیں اور اگر دامن حرص پھیلانا شروع کرے تو اگر اس کے پاس ایک وادی سونے کی بھری ہوئی ہو تو وہ دوسری کا مطالبہ کرے گا۔ اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش رکھے گا۔ اور مرتے دم تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

اس کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ضروریات کا پورا کیا جانا پیداوار پر منحصر ہے۔ مثلاً ہر شخص کو ایک ریڈیو کی ضرورت ہے۔ لیکن حکومت کے پاس اتنا سٹاک نہیں کہ سب میں تقسیم کیا جا سکے تو یہ مجبوری ہو گی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر پیداوار کی روک بہرحال رہے گی اور یہ روک یقینی ہے۔ تو پھر ضرورت کا لفظ ہی کس لئے رکھا گیا ہے۔ کیوں یہ نہیں لکھا گیا کہ جتنی چیزیں حکومت کے پاس ہوں گی۔ وہی مہیا کی جائیں گی۔ اس کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے۔ بے خبر عوام کو مبتلائے فریب کرنا۔ لوگوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ سرمایہ دار تمہاری ضروریات زندگی بھی تمہیں حاصل نہیں کرنے دیتے۔ لیکن اگر تم ان کو لوٹ لو۔ ان کے خلاف جنگ کرو۔ اور اپنی حکومت قائم کر لو۔ تو پھر جو کچھ تمہیں درکار ہو گا وہ سب مل جائے گا۔ کیونکہ ہمارا اصول یہی ہے کہ جتنا کوئی کام کر سکے اس سے لو اور جتنی اسے ضرورت ہو اسے دو۔" غریب لوگ یہ سن کر کہ ان کی بہشتی زندگی میں سرمایہ دار حائل ہے۔ مجنون سے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو مٹانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ ایک عجیب وحشت ان پر سوار ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس ضرورت کا لفظ بالکل مہمل۔ بے معنی بلکہ مغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ غریب قربانی کے بکرے بنیں اور مسٹر سٹالن عید منائیں۔

اگر ضرورت کے مطابق اجرت دی جائے۔ تو اس سے ملک کمزور ہو جائے گا کیونکہ لوگ محنت کرنا چھوڑ دیں گے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "نظام نو" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" میں بھی اس نقص پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اور نہایت وضاحت سے ثابت فرمایا ہے کہ یہ اصول ناقابل عمل ہے۔ لیکن بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ روس تو ترقی کر رہا ہے اور اس کی طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پھر کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس اصول میں یہ خرابی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نقص تو ضرور ہے۔ لیکن اس کا ظہور اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس اصول پر عمل کیا جائے۔ سٹالن کانسٹی ٹیوشن آرٹیکل ۱۲ میں لکھا ہے کہ اس وقت روس میں اس قانون پر عمل ہو رہا ہے۔ جتنا کوئی کام کر سکے اس سے لو اور کام کے مطابق اسے مزدوری دو۔ گویا قانون تو یہ تھا کہ ضرورت کے مطابق دینا چاہیئے اور روسی حکومت ضرورت کے مطابق نہیں بلکہ کام کے مطابق دیتی ہے اور یہ اسلام کا قانون ہے نہ کہ کمیونزم کا۔ اور روس اگر ترقی کرنا چاہتا ہے تو اس کو اسی قانون پر ہی عمل کرنا پڑے گا جس دن اس نے اپنے قوانین کو ملک میں جاری کیا اس کے چند ہی سال کے بعد ہر شخص معلوم کرے گا کہ روس کا قدم پیچھے کی طرف اٹھ رہا ہے۔ کیونکہ اس قانون کا نتیجہ یقینی انحطاط ہے

روس میں صرف اجرتوں میں ہی فرق نہیں بلکہ مزدوروں کے درمیان مقابلے کرائے جاتے ہیں اور جو شخص بڑھ جاتا ہے۔ اس کو انعام ملتا ہے یا اگر کوئی شخص اعلےٰ تحقیق کرتا ہے تو اس کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کمیونسٹوں کی کتاب

Law and Justice in the Soviet Union

صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے کہ ایک پروفیسر کو سائینٹفک ریسرچ کرنے کی وجہ سے "آرڈر آف لینن" اور "سٹالن پرائز" دئے گئے اور یہ سب سے بڑا انعام ہے جو کسی روس کے شہری کو مل سکتا ہے اسی طرح کسی کو نقد انعام۔ کسی کو کتابیں اور کسی کو موٹریں بطور انعام کے دی جاتی ہیں اور تو اور خود مسٹر سٹالن کی بھی ہمت بڑھائی جاتی ہے۔ لیکن ان کا انعام ایسا نہیں جو ایک عام شہری کو مل سکے۔ رسالہ سوویٹ یونین نیوز ماہ جولائی ۱۹۴۵ء صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے کہ جنرلسمو سٹالن کو دو مرتبہ "سٹار آف دی آرڈر آف وکٹری" مل چکا ہے اور ہر ایک کی قیمت نصف لاکھ روپیہ سے بھی زائد ہے اور بھی کئی خواص یہ انعام حاصل کر چکے ہیں۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کارل مارکس کے بنائے ہوئے قانون کو توڑنے کا کس قدر اہتمام کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ روسی افسر انسان کی اس خصوصیت سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ اپنے کام کا صلہ چاہتا ہے اور اگر اس کو یہ معاوضہ نہ دیا جائے تو وہ ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور روسیوں میں تو یہ جذبہ انتہائی درجے تک پہنچ چکا ہے۔ جن لوگوں کو حرص و طمع کا سبق پڑھایا گیا ہے۔ وہ قناعت کہاں سے سیکھ سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو آخرت پر ایمان نہیں وہ اپنے بدلہ کو التوا میں ڈالنا کیسے پسند کر سکتے ہیں۔ اور جنہیں صرف اپنا پیٹ پالنے کی فکر ہے وہ دوسروں کی آنریری خدمات کیونکر بجا لا سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ روس میں جہاں مزدوروں کی اپنی حکومت ہے مزدوروں کے رہنما کارل مارکس کے اصول جڑ نہیں پکڑ سکتے (خاکسار محمد منور از کانپور)

تصحیح: الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر میں مجلس علم و عرفان کے ماتحت کالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام درج ہوا ہے "ہزاروں مرد تیرے پر کے نیچے ہیں" اصل الہام میں "مرد" کی بجائے "آدمی" کا لفظ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1153

حضرت بلالؓ کی تین اذانیں

دنیا میں یوں تو ہزاروں ایسے مؤذن ہوں گے جن کی دلکش آواز سامعین کے قلوب میں وجدانی کیفیت پیدا کر دیتی ہوگی۔ جن کی تکبیر میں جدت طرز ادا میں ندرت اور آواز میں شوکت کے رنگ پائے جاتے ہوں گے۔ لیکن اسلامی تاریخ میں رہتی دنیا تک جس مؤذن کا نام زریں حروف سے کندہ رہیگا وہ قابل احترام ہستی حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

جن کی مسحور کن بلالی آواز نے مسلمانوں کو تڑپا دیا۔ جن کے خلوص وعشق نے رسول پاک کی نظروں سے محبت کی نذر وصول کی۔ اور ہاں وہی جن کی پیشانی پر اہل اسلام کا محبوب ترین مؤذن ہونے کا آبدار سہرا رکھ دیا گیا۔ جو نسبت خاص ان کو حاصل ہوئی۔ اور جس وابستگی کے طفیل وہ مؤذن رسولؐ کہلائے۔ وہ انہی کا حصہ تھی۔

ان کا اصل نام بلال بن رباح اور کنیت ابا عبداللہ ہے۔ یہ حبشی النسل تھے۔ اور امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جن کو بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ۵ اوقیہ یا ۷ اوقیہ سے خرید لیا تھا۔ اور یہ ان چھ آدمیوں میں سے تھے جو ابتداء ہی میں مشرف باسلام ہوئے یعنی ابوبکرؓ عمارؓ ان کی والدہ سمیہؓ۔ صہیبؓ۔ مقدادؓ۔ بلالؓ ان کو کفار کی طرف سے بے شمار تکالیف پہنچائی گئیں۔ خود امیہ کا ان کے ساتھ یہ ظالمانہ سلوک تھا کہ جب آفتاب کی حدت اپنے پورے شباب پر ہوتی تو ان کو جلتی ہوئی ریت پر لٹا دیا جاتا اور ایک بھاری بھرکم پتھر کی چٹان ان کے سینہ پر رکھ کر کہا جاتا کہ اسلام سے باز آ۔ لیکن اس وقت بھی اسلام کے اس جانباز خادم کی زبان سے حرف "احد" کا لفظ نکلتا۔ جب ان کو کسی طرح متزلزل ہوتے نہ دیکھتا تو رسی باندھ کر گلی کے لونڈوں کے حوالے کر دیا جاتا۔ وہ ان کو شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھسیٹتے۔ لیکن پھر بھی یہ احد احد ہی کہتے رہتے۔ اس حبشی زادہ نے یوں تو لاتعداد اذانیں دیں جن سے مکہ و مدینہ کی وادیاں گونج اٹھیں۔ لیکن اس وقت ہمارا مطمح نظر صرف تین اذانیں ہیں جو تاریخ اسلام میں عظیم الشان مواقع کے لحاظ سے خاص مرتبہ رکھتی ہیں۔

پہلی اذان

وہی مکہ جس پر حضورؐ حسرت بھری الوداعی نظریں ڈالتے ہوئے رات کی تاریکیوں میں حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اسی مکہ میں حضورؐ دوبارہ دس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ داخل ہوتے ہیں۔ اور وہی کعبہ جو تین سو ساٹھ بتوں کا مسکن تھا جس میں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد ہی آنحضرتؐ اور صحابہؓ کے نماز ادا کرنے پر اہل مکہ نے شدید ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ جہاں حضرت بلالؓ کو اذیت دی جاتی رہی تھی۔ اسی مکہ میں حضور علیہ السلام شاہانہ جلال کے ساتھ حضرت بلالؓ کو لیکر داخل ہوتے ہیں۔ جب حضورؐ مکہ کو اپنے مقدس وجود سے پاک کر چکے تو تمام اہل مکہ کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا جس کا ماحصل یہ تھا کہ: "اب جاہلیت اور نسب کا غرور و افتخار خدا نے مٹا دیا۔ تمام بنی نوع انسان آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم مٹی سے ہے۔"

اس وقت حضورؐ کے مخاطب وہی لوگ تھے جنہوں نے ۲۳ برس تک مسلمانوں اور خصوصاً آنحضرتؐ کو آلام و مصائب کا تختہ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اور وہ ستم ڈھائے تھے کہ جنہیں آج بھی پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اب وہ وقت بھی آیا کہ حضورؐ کعبۃ اللہ میں ان قدوسیوں کے ہمراہ فریضہ نماز ادا فرمائیں۔ اور بام حرم سے اللہ اکبر کی پُرجلال آواز بلند کی جائے۔ یہ ایک اہم ترین تاریخی موقعہ تھا۔ صحابہ کرامؓ میں اہل عرب کے خیال کے مطابق اشراف حسب و نسب کے مالک بھی موجود تھے۔ لیکن مساوات کے عظیم الشان معلم نے اس اذان کا شرف حضرت بلالؓ کو عطا فرمایا۔ جس نے کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ کر خدا کے جلال اور وحدانیت کی صدا بلند کی۔

قریش مکہ نے جب ایک حبشی زادہ کی اذان سنی تو غیرت قومی سے سیخ پا ہوئے۔ اور آپس میں حضرت بلالؓ کی شان میں زبان طعن دراز کرنے لگے۔ جس کی خبر حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرتؐ کو دیدی۔ آنحضرتؐ نے جب ان کو بلا کر باز پرس کی تو انہوں نے بجائے اس انتہائی گفتگو پر آنحضرتؐ کے مطلع ہو جانے کو ایک معجزہ سمجھا۔ اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

دوسری اذان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک سے تمام ملک شام فتح ہو گیا۔ اور بیت المقدس باقی رہ گیا۔ جو اسلام کا سابقہ قبلہ اور عیسائیوں کا دینی مرکز تھا۔ اسلامی محاصرہ کے بعد وہاں کے باشندوں نے اسلام کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسلام کے خلیفہ خود تشریف لاکر اپنے ہاتھ سے صلح کا معاہدہ مرتب فرمائیں۔ تاہم شہر ان کے حوالہ کر دیں۔ چنانچہ ان کی درخواست کو حضرت عمرؓ نے قبول فرمایا۔ اور تشریف لاکر اہل شہر کے ساتھ معاہدہ تحریر فرمایا۔ چنانچہ شہر مسلمانوں کے سپرد کر دیا گیا۔ ان مہمات سے فارغ ہو کر ایک روز حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جمع کر کے ان کے سامنے ایک خطبہ ارشاد فرمایا

اس مجمع میں حضرت بلال بھی موجود تھے جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد سے ہی جہاد کے شوق سے شام چلے آئے تھے۔ حضرت عمرؓ کو حضرت بلالؓ سے خاص عقیدت تھی۔ آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا "اے بلال تم پر خدا کی رحمت ہو کیا تم ہمارے لئے اذان دو گے؟"

حضرت بلالؓ نے اگرچہ آنحضرتؐ کی وفات کے جانگداز سانحہ کے بعد شدید صدمہ کی وجہ سے اذان کہنی چھوڑ دی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ کی فرمائش کو رد نہ کر سکے۔ جواب دیا۔ امیر المومنین گو میں عہد کر چکا تھا کہ رسول اللہ کے بعد کسی کے لئے اذان نہ دوں گا۔ لیکن آج آپ کے حکم کی تعمیل میں حاضر ہوں۔ کیونکہ آپ اسی ایک اذان کے لئے فرما رہے ہیں۔ حضرت بلالؓ کی زبان سے اللہ اکبر اللہ اکبر کے دلکش اور پر شوکت الفاظ کا نکلنا تھا کہ صحابہ کرام کے سینے تموج و اضطراب سے لبریز ہو گئے۔ اور آنحضرتؐ کا مقدس عہد آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اذان کا ہر فقرہ نیزہ و نشتر ہو کر جگر کے پار ہوا جاتا تھا۔ چنانچہ جس وقت انہوں نے اپنے خاص انداز سے اشہد ان محمد الرسول اللہ کے الفاظ کہے تو صحابہ کرام کا پیمانہ صبر لبریز ہو کر چھلکنے لگا۔ اور وہ بے اختیار پھوٹ پڑے۔

حضرت بلال اذان کہہ رہے تھے اور صحابہؓ زار و قطار رو رہے تھے۔ حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت معاذ بن جبل کی تو روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ ان کی طبیعت کسی طرح سنبھلنے میں نہ آتی تھی

تیسری اذان

یہ اذان بھی اپنے اندر بے پناہ سوز اور کرب و اضطراب کا سامان رکھتی ہے کہ حضرت بلال جب شام میں مقیم تھے تو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ آنحضرتؐ فرما رہے ہیں "بلال کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم ہماری زیارت کے لئے حاضر ہو"

اس خواب نے آنحضرت کے جانثار خادم کو تڑپا دیا۔ اور آپ دیوانہ وار مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اہل مدینہ جو ایک عرصہ سے مؤذن رسول کی اذان سے محروم تھے ان کو حضرت بلالؓ کے آنے سے بے انتہا مسرت ہوئی۔ اب بھلا کس کے رگ و ریشے میں یہ شوق کروٹیں نہیں لے رہا تھا کہ حضرت بلال سے اذان سنیں۔ لیکن کہنے کی جرأت کسے۔ آخر دلبندان رسول حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے ذریعہ اپنی خواہش حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کانوں تک پہنچائی گئی۔ جسے انہیں قبول کرنا پڑا۔ اور تمام مدینہ میں مشہور ہو گیا۔ کہ صبح کی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیں گے۔

بس پھر کیا تھا۔ تمام مدینہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے کے لئے امنڈ آیا۔ حضرت بلالؓ نے جس وقت مسجد کی چھت پر چڑھ کر اپنے مخصوص انداز میں خدائے عزوجل کی عظمت و جبروت کا اعلان کیا۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک یاد کر کے تمام اہل مدینہ کے قلوب رقت سے بھر گئے اور ان کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو ڈبڈبا آئے۔ چنانچہ جس وقت انہوں نے روضہ منورہ کی طرف اشارہ کر کے اشہد ان محمد الرسول اللہ کہا تو پردہ نشینان حرم بھی درد و غم سے بیتاب ہو گئیں۔ لوگوں کی گریہ و بکاء کا تو یہ حال تھا کہ جیسے آج ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ہے۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کا دردناک انداز دیکھ کر صحابہؓ کے کلیجے چھلنی ہوئے جاتے تھے۔ حضرت بلالؓ کی یہ کیفیت تھی کہ آپ غش کھا کر گر پڑے۔ اور بعد میں اسی بیماری میں آپ کی وفات ہوئی

ان پر جلال اور روح پرور تکبیروں کو بلند ہوئے کئی صدیاں گذر چکیں۔ لیکن تاریخ کے زرین صفحات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مؤذن رسولؐ کی دلربا صدا کے غیر فانی نقوش اب تک باقی ہیں۔

ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبض شناس حکیم

بننے کے لئے کئی سال کے تجربہ کی ضرورت ہے لیکن کسی دواخانہ کی ادویات کے مفید اور غیر مفید معلوم کرنے کے لئے صرف ایک دفعہ کا تجربہ ہی کافی ہے اس لئے آپ صرف ایک مرتبہ اپنی کوئی فرمائش بطور تجربہ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان کو ارسال فرمائیں ہمیں واثق یقین ہے کہ آپ پھر ہمیشہ کے لئے طبیہ عجائب گھر کے زندہ اشتہار ثابت ہوں گے۔ کیونکہ آپ سے پیشتر جن بیشمار معززین اور اطبار اور ڈاکٹر صاحبان کو طبیہ عجائب گھر سے کبھی ایک دفعہ بھی واسطہ پڑا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کے گرویدہ ہو گئے۔

آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے (منیجر)

رعایت ہو تو ایسی!

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر مورخہ بیس دسمبر ۱۹۴۶ء سے اکتیس ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ کے نہایت مفید اور زود اثر مرکبات میں سے جو اصحاب یکمشت بیس روپے کی دوائیں طلب فرمائیں گے انہیں پانچ روپے کی ادویہ مفت دی جائیں گی۔

صرف سونے کی گولیاں رجسٹرڈ حب جواہر مہرہ عنبری اور زدجام عشق کلاں پر اصل قیمت پر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ یعنی بیس روپے کی گولیوں کے خریدار کو اڑھائی روپے کی گولیاں مفت دی جائینگی۔

اصلی قیمتیں

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ اور حب جواہر مہرہ عنبری ایک روپیہ کی چار عدد اور زدجام عشق کلاں ایک روپے کی پانچ گولیاں۔

تفسیر کبیر ۲۱ اکیسواں پارہ کا نصف اول ابھی مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملیگی

عالیجناب خانبہادر مولوی عطاء الرحمن صاحب ایم اے سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم آسام

تحریر فرماتے ہیں زدجام عشق ایک ماہ کا کورس بھیج دیں پہلے بھی منگایا تھا۔ مفید پایا دو ہفتہ کورس چھ روپے ایک ماہ کا کورس رعائتی ساڑھے گیارہ روپے ہیں ساٹھ گولیاں مشین سے بنی ہوئی۔

پریذیڈنٹ صاحب اسٹیشن ٹرنک ایسوسی ایشن لاہور

آپ کی

بواسیری گولیاں تو کرامت ہیں مجھے بہت لمبے عرصہ سے بواسیر ہے آپ کی گولیوں نے پہلے روز ہی طلسمی اثر دکھایا۔ میرے لئے تو یہ گولیاں کرامت ہی ہیں۔ بواسیری ایک ماہ کا کورس مبلغ آٹھ روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

دواخانہ خدمتِ خلق کی شہرہ آفاق ادویہ!

ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تمام بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور اُن کے بیاض کے نسخے جات تیار کرائے جا سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست ادویہ حسب ذیل ہے

۱۔ "تباکن" ملیریا کی بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص دو روپیہ عا

۲۔ "شفائی" پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرب ہے قیمت یکصد گولیاں چار روپیہ للعہ

۳۔ "اکسیر شباب" مردانہ طاقت کی بہترین دوا ہے۔ قیمت تیس خوراک سات روپے۔ سعہ

۴۔ "زدجام عشق" بے حد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے کیلئے ساٹھ گولیاں بارہ روپے عـہ ۱۲

۵۔ "حبوب جوانی" مولد جوہر حیات قیمت پچاس گولیاں پانچ روپیہ ۵ـہ

۶۔ "معجون نوفل" سیلان الرحم کیلئے۔ قیمت پانچ تولہ دو روپیہ۔ عا ۲

۷۔ "سفوف جریان" جریان کے لئے۔ قیمت پانچ تولہ۔ ایک روپیہ چودہ آنے عہ ۱۴

۸۔ "برشعشا" نزلہ کیلئے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ عہ ۸

۹۔ "جوارش جالینوس" پیشاب کی کثرت اور درد کمر کے لئے قیمت فی چھٹانک دو روپیہ۔ عا

۱۰۔ "اطریفل زمانی" نزلہ وغیرہ کے لئے قیمت فی چھٹانک پندرہ ۱۵ آنے

زرعی زمین سے فائدہ اٹھانے کا نادر موقعہ

میرے پاس سندھ میں ۴۴ صد ایکڑ اراضی چار سال کے ٹھیکہ پر ہے۔ اس ٹھیکہ کے ½ حصہ کا حصہ دار شامل کرنا چاہتا ہوں۔ زر ٹھیکہ سات روپے فی ایکڑ ہے جو پیشگی جنوری میں ادا کرنا ہوگا۔ حصہ دار ایسا زمیندار ہونا چاہیئے جو انتظامی قابلیت اور نہری زمین کی کاشت کا تجربہ کار ہو۔ (فتح محمد سیال)

1154

جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر آنے والی مستورات اپنی طبی ضروریات کیلئے خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں تشریف لائیں۔ جہاں زیر نگرانی بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر (طبیبہ و قابلہ مستند طبیہ کالج دہلی) خاطر خواہ علاج کا انتظام ہے۔

منیجر دواخانہ نورالدینؓ

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

(SECTION MS OF 3rd CATALOGUE)

Following types of stores are available for sale:

Stationery Stores: Paper and Paper Products;

Drugs and Chemicals: Drugs; Biological Reagents; etc.

Dressing and Bandages.

Surgical and Dental Instruments: Anaesthetic Equipment; Ear, Nose and Throat Equipment; Orthopaedic Equipment, Ligatures; Nursing Appliances; Dispensary Appliances; Anti-malarial Equipment; Opthalmic Equipment; Gynaecological Equipment; Veterinary Instruments and Appliances; Other instruments including Hypodermic Syringes, Suture Needles, etc.

Other Medical and Veterinary Stores.

Amenity Stores.

Other Miscellaneous Stores: Glass Sheet and Holloware excluding bottles; Certain types of Rubber and Rubberised Goods.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section MS of the Third Catalogue which is available at Rs. 2/- on or about 16th December, 1946, from the addresses given below:

A. Regional Commissioner (Disposals) at

BOMBAY- Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.

CALCUTTA - 6, Esplanade East.

LAHORE - G. P. O. Square, The Mall.

CAWNPORE-15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioner (Disposals) at

KARACHI - Variawa Building, McLeod Road.

MADRAS - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section MS of Fourth Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI.

آپ صبح تندرست و توانا بستر پر سے اچھل پڑینگے

بشرطیکہ:

(۱) آپ کے جسم میں خون کافی مقدار میں ہو۔

(۲) آپ کا جگر باقاعدہ کام کر رہا ہو۔

(۳) آپ کا معدہ غذا کو ہضم کرتا ہو۔

ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ صندلین کا استعمال آج سے شروع کر دیں۔ قیمت یکصد قرص دو روپیہ صرف

ملنے کا پتہ
دواخانہ نورالدین قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۱۶ دسمبر۔ آج جمہوری حکومت کے نائب صدر پنڈت جواہر لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے سالانہ اجلاس میں تقریر کی۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر چیمبر کو خطاب کیا ہے۔ اس سے پہلے یہ طریقہ تھا کہ وائسرائے ہر سال حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے چیمبر کو مخاطب کیا کرتا تھا۔ اور یہ روایت گذشتہ پچیس سال سے بدستور چلی آتی تھی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں ہندوستان سیاسی اور اقتصادی طور پر نہایت منصب ملا ہے۔ ہندوستان کی پوزیشن ایسی ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں تجارت کے معاملات میں کوئی اہم تبدیلی اس وقت تک واقع نہیں ہو سکتی جس وقت تک اس کے متعلق ہندوستان کی رضامندی حاصل نہیں کر لی جائے۔ ہندوستان میں اقتصادی ترقی کے وسیع امکانات موجود ہیں کیونکہ جب صنعتی ملک کے طور پر ترقی کر سکتے ہیں۔

بمبئی ۱۶ دسمبر۔ حکومت ہند کے ٹکسٹائل کمشنر نے آل انڈیا ہینڈ لوم کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لاکھوں ہندوستانی بیکاروں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں ہینڈ لوم کی صنعت کو فروغ دیا جائے۔ قدیم ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اگر اس صنعت میں وسعت پیدا کرنے کے لئے حکومت مالی امداد دے تو آج بھی فن کے وہی معجزے دکھلائے جا سکتے ہیں۔ جو اب داستان پارینہ بن چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ سندھ مسلم لیگ کی اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس ۲۲ دسمبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں پارٹی کا لیڈر منتخب کرنے پر غور کیا جائیگا۔ صدر آل انڈیا مسلم لیگ مسٹر جناح بھی اس اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے آج قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ آئینی تجاویز میں گروپنگ سے متعلقہ ہندوستان کی تاویل و تفسیر کے لئے فیڈرل کورٹ سے فیصلہ طلب کیا جائے۔ یہ فیصلہ مہاتما گاندھی کے ایماء پر کیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ

دستور ساز اسمبلی کے نصب العین کا ریزولیوشن پاس کرنے سے پہلے ہی اس معاملہ کو اسمبلی کے سامنے اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

دہلی ۱۶ دسمبر۔ لیڈی کرپس نے ایک نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان نہایت نازک حالات میں ہندوستان کی دونوں پارٹیوں کو صبر کی نہایت ضرورت ہے۔ تاکہ وہ باہمی اعتماد حاصل کرنے کے مقاصد کی مساعی میں کامیاب ہو سکیں۔ برطانوی باشندے ہمیشہ سے ہندوستان کے متعلق گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور وہ ہندوستان کے حالات سننے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ مسٹر جناح آج مالٹا سے قاہرہ پہنچ گئے۔ جہاں آپ تین دن تک قیام کریں گے۔

پٹنہ ۱۶ دسمبر۔ مسٹر جے پرکاش نارائن نے ایک جلسہ میں کہا۔ کہ کسی مرحلہ پر بھی برطانوی گورنمنٹ نے دستور ساز اسمبلی پر پابندی عائد کی۔ تو ہم برطانوی سامراج کے چیلنج کو قبول کر لیں گے۔ اب کی مرتبہ جدوجہد نہایت شدید اور خوفناک ہوگی۔ اور یہ ۱۹۴۲ء کے ہنگامہ سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی۔ لوگوں کو ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

واشنگٹن ۱۶ دسمبر امریکن وزیر خارجہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم صاف کہہ چکے ہیں۔ کہ امریکن فوجیں چین کی سول وار میں حصہ نہیں لیں گی۔ لیکن سول وار کے ختم کر دینے میں ہم دیگر ملکوں کی طرح ہی بے حد بے تاب ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ چین میں جمہوریت قائم ہو۔ دنیا کے امن کے لئے آزاد اور خود مختار چین کی سخت ضرورت ہے۔

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ ایک کانگرسی لیڈر کی طرف سے آج اعلان ہوا۔ کہ کانگرس برطانی حکومت کے ۶ دسمبر والے بیان کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ یہ اعلان آج دستور ساز اسمبلی میں کیا گیا۔ مسٹر چٹیلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر جیکار والال کی روشنی میں یہ فرماد رہے تھے۔ کہ مسلم لیگ جو مراعات حاصل کر چکی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مسلم لیگی نمائندوں کی عدم موجودگی میں جو دستور مرتب ہوگا۔ وہ ملک کے غیر رضامند حصوں پر نافذ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ ایوان رائے شماری کی کارروائی کو ملتوی رکھ کر مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ مہلت دے۔ اس پر پٹیل صاحب گرم ہو گئے۔ اور مسٹر جیکار کی بابت کاسٹ کر پوچھا۔ کیا آپ یہاں حکومت برطانیہ کی پالیسی کی تاویل کر رہے ہیں جو قرطاس ابیض والے بیان سے باہر پائی جاتی ہیں۔ ہم نے انہیں قبول نہیں کیا۔ اور یہ ایوان انہیں قبول نہیں کر سکتا۔

جموں ۱۶ دسمبر۔ آج مسز اروناآصف علی نے پنڈت جواہر لال جی نہرو اور مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے

مہاراجہ کی پارٹی میرے دورے میں کھلم کھلا روکاوٹیں ڈال رہی ہے۔ کھلم کھلا تصادم کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔

مانسہرہ ۱۶ دسمبر۔ موضع سنبل میں رات کے ایک بجے ۵ سو اشخاص نے حملہ کر دیا۔ اور ۱۶ مکان اور ۱۱ دکانیں لوٹ کر جلا دی گئیں۔

لاہور ۱۶ دسمبر۔ پنجاب کے چھوٹے چھوٹے شہروں میں جہاں راشنگ نہیں ہے۔ گندم اور گندم کے آٹے کی عارضی قلت ہو گئی ہے۔ قلت کی وجہ سے لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہو رہا ہے وزیر خوراک نے بتایا کہ حکومت کے پاس کافی گندم ریزرو پڑی ہے۔ اس میں سے گندم اُن علاقوں کو دی جانے لگی ہے۔

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام علمی لیکچر

آج بروز بدھ بوقت ۱۲ ۱/۲ بجے ڈاکٹر میلا رام صاحب پروفیسر طبیعات ایف سی کالج لاہور "زمین کی عمر" (Age of earth) کے موضوع پر انگریزی میں تحقیقاتی لیکچر فرمائیں گے۔ اجلاس بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائیں گے۔ ممبران مجلس اور دیگر انگریزی سمجھنے والے احباب تشریف لا کر مستفید ہوں۔ سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

ایک بہن کے مخلصانہ جذبات اپنے آقا کے حضور

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ مستطر درجہ علیمہ لکھتی ہیں کہ حضور کا تحریک جدید کے جہاد کا مطالبہ پڑھ کر آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ دل تڑپ اٹھا کہ میرے آقا کی آواز ہے۔ جو فی الحقیقت مالک حقیقی کی آواز ہے۔ اور میری حقیر سی جان لبیک کہنے سے دریغ کرے۔ نہیں ہرگز نہیں میرے آقا! جب تک اس تن خاکی میں جان ہے۔ میں آپ کی ہر ایک آواز پر لبشرح صدر لبیک کہنے کو ہر وقت تیار ہوں۔ اگرچہ کمزور اور تہی دست ہوں۔ مگر حضور کے طفیل (اللہ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے) میرے دامن میں متاع ایمان کی پونجی ضرور ہے میں حضرت موسیٰ کے ساتھیوں میں سے نہیں ہوں کہ کہہ دوں۔ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ بلکہ میں اس برگزیدہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں ہونے کا فخر رکھتی ہوں۔ جس کے حواریوں نے کہا تھا۔ واللہ لا نقول لك ما قالت بنو اسرائيل لموسىٰ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ ولكن اذهب انت وربك فقاتلا انا معكما مقاتلون۔ خدا کی قسم ہم تجھے وہ جواب نہیں دیں گے۔ جو بنی اسرائیل نے موسیٰ کو دیا تھا۔ کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ چلئے آپ اور آپ کا رب دشمن کا مقابلہ کریں۔ ہم آپ کے ساتھ دائیں بھی لڑیں گے۔ بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں پر سے نہ گذرے۔

حضور نے دوران سال میں قربانیوں کے متعلق ارشادات فرمائے تھے۔ جو مردوں میں روح ڈالنے والے تھے۔ اس نے مجھ مردہ کو بھی جلا دیا اور میں تڑپ اٹھی۔ کہ مجھ تہی دست کے پاس بھی کچھ ہو۔ تو میں راہ خدا میں قربان کر کے اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کروں۔ اس وقت میرے دل سے صدا اٹھی۔ کہ میں ہر سال تحریک جدید کا گذشتہ سال سے اگلے سال دوگنا چندہ دیا کروں گی۔ گویا میرا یہ وعدہ اپنے مالک حقیقی سے تھا۔ اے خدا تو اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

[illegible]

اور تحریک جدید کے دور دوم کے پہلے سال ۵/ دوسرے سال ۱۰ دے چکی۔ اب تیسرے سال بیس روپے کا وعدہ پیش حضور ہے۔ مجھے جیب خرچ نہیں ملتا۔ عیدیوں وغیرہ کا روپیہ جمع کر کے یہ حقیر سی رقم حضور

[illegible]